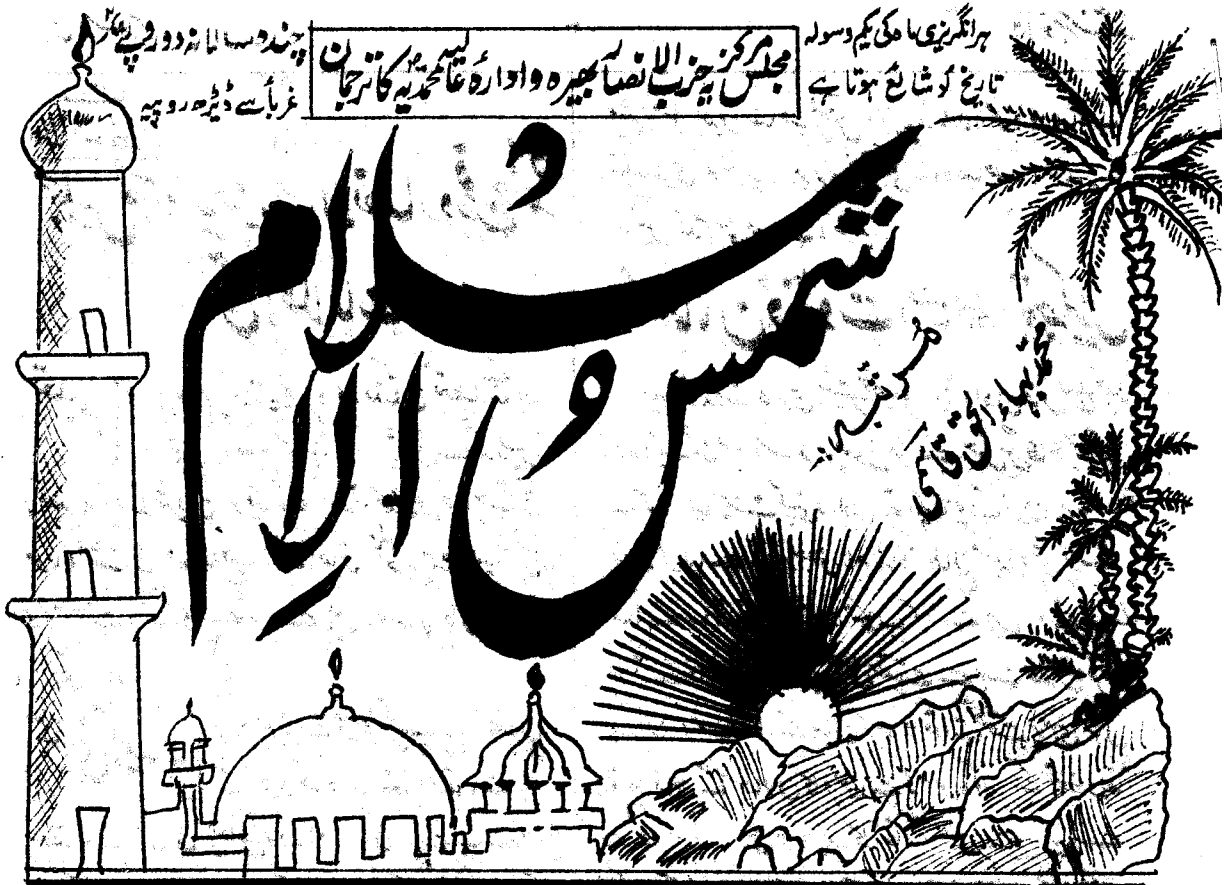


ہر انگریز ماحکی یکم دسولہ  
تاریخ کو شائع ہوتا ہے

مجلس کز خرب لاصا بھیرہ وادارہ عا محمدیہ کاتر جان  
چند دس لمانہ دو روپے

غرباے ڈیڑھ روپے



جلد ۱۱ بھیرہ پنجاب۔ ۵ اشوال ۱۳۵۶ بمطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء نمبر ۳۷

## شمس پبل کانشان

یہاں اُن حضرات کے پرچہ پر شرخ پبل کانشان لگا یا گیا ہے جن کے چنہ کی میعاد ۱۶ اگست  
و یکم نومبر ۱۹۳۷ء تک ختم ہو چکی ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ مزید سال  
کے چنہ کی رقم بذریعہ آڈر جلد ۱۱ جلد ۱۱ سال فرما کر ہمیں ممنون فرمائیں اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ کے لئے خریداری منظور نہ ہو تو اس سے بڑھتے  
پسٹ کارڈ ہمیں پہلی فرصت میں مطلع کریں۔ تاہل اور سکوٹ ہرگز اختیار نہ فرمائیں کہ اس سے شمس الاسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔

## اہل قلم حضرات سے درخواست

جو اہل قلم حضرات شیعہ، مرزائی، خاکساری، چکڑالوی وغیرہ لہجہ فرقوں کے رد میں تلامذہ اور مؤرخین  
کہہ سکتے ہیں یا مغربیت، اشتراکیت اور دہریت وغیرہ فتنوں کی تردید میں یا اسلام و مذہب اہل سنت  
و اجماع کے محاسن پر بصیرت کے ساتھ قلم اٹھا سکتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ شمس الاسلام کے صفحات کو اپنی تحقیقات سے مزین فرما کر شد  
اسلام انجام دینے کے علاوہ کارکنان شمس الاسلام کو مرہون منت فرمائیں۔ شمس الاسلام کی گذشتہ خدمات کا تقاضا ہے کہ آپ اس کی علمی  
سرپرستی فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ مضامین خوشنظر اور حاشیہ چھوڑ کر لکھے جائیں تاکہ مناسب اصلاح و ترمیم کے لئے جگہ کھلی سکے۔  
اور قانون کے حدود سے کسی حالت میں بھی تجاوز نہ کیا جائے۔ تمام مضامین براہ راست مولانا پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی، گجوانی اور  
امرت سرائے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔ البتہ جلد انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت اور ترسیل زر ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

(منبر جلد شمس الاسلام اجماع مسجد بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ پنجاب)

## ملاحظہ

مجلس مرکزیہ حزب الانصار اور فوج محمد

## کی اطلاعات

تعلیم دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ کا افتتاح تعطیلات بعد  
۸ شوال المکرم کو ہوا۔ ۱۰ ارشوال سے مدرس  
وتعلیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ مولانا محمد حسین صاحب شوقی  
مولانا مشتاق احمد صاحب۔ مولانا حاجی افتخار احمد صاحب تدریس  
کا کام سخت و تندہی سے کر رہے ہیں۔ طلبہ کی کافی تعداد  
ہو چکی ہے۔

تبلیغی کمیپ فوج محمدی کے تبلیغی کمیپ ماہ رمضان  
کے آخری عشرہ میں متعدد مقامات پر

مستعد ہوئے جن کی مفصل روداد درج کرنے کے لئے جلد  
بڑے صفحات نام کافی ہیں۔ کوٹ چاند کے تبلیغی کمیپ کی  
روداد مختصر طور پر اسی اشاعت میں درج کی جاتی ہے جس  
سے قارئین کو ان کمیپوں کے لائحہ عمل سے آگاہی ہو سکتی  
ہے۔ اور تبلیغی لحاظ سے ایسے کمیپوں کی اہمیت واضح ہو  
سکتی ہے۔

شکرانہ معاونین حسب ذیل اصحاب نے جریدہ کی  
توسیع اشاعت میں حصہ لے کر ممنون

فرمایا۔ فخر اہم اللہ فیرا الجزا۔

حضرت صاحبزادہ زین الدین صاحب قائد اعظم فوج محمدی  
ام خریدار۔ صاحبزادہ مولانا احمد الدین صاحب سجادہ نشین کھنڈ  
۵ خریدار۔ صاحبزادہ محمد فخر الزمان شاہ صاحب ۸ خریدار مولانا  
محمد بشیر صاحب ۴ خریدار۔ مولوی محبوب الہی صاحب ۲ خریدار مولوی  
محمد سعید صاحب ۳ خریدار۔ میاں اللہ دین صاحب ۱ خریدار۔

قاضی عبد الغفور صاحب اراٹوی ۲ خریدار۔ مولوی حبیب اللہ  
صاحب اربت سری ۵ خریدار۔ مولوی محمد صالح صاحب خریدار

منشی فضل الدین صاحب فضل خریدار مولانا محمد اکو صاحب  
ٹیکسٹ بک ۲ خریدار۔ مولوی فتح علی شاہ صاحب خریدار۔  
سائیں غلام علی صاحب خریدار۔

## مسلمانانِ دُستوت (منع جہلم) توجہ کریں

ہمیں ڈنڈوٹے کا لری انشیشن تحصیل پنڈو ادن خان ضلع جہلم  
سے ایک گناہ مدراسد موصول ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا  
ہے کہ ڈالیا سینٹ کمپنی والوں نے ایک مسجد کی زمین پر غصبانہ  
قبضہ کر لیا ہے۔ اور بعض نام نہاد مسلمان سبزوئی کر کے  
اسلام کے ساتھ غداروں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ڈنڈوٹے کے  
علاقہ کے ذمہ دار اصحاب اصل حقیقت سے بہت جلد مطلع فرمایا  
اور اگر مدراسد نگار کے بیان کردہ واقعات سخت پر مبنی ہوں  
تو علاقہ بھر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ مسجد مذکور کے تحفظ و بقا  
کے لئے موثر و آئینی جدوجہد کا آغاز کریں۔ ہمیں امید ہے  
کہ کمپنی کے کارپرداز بھی مسجد کے معاملہ میں مسلمانوں کے نازک  
ذمہی احساسات سے ساتھ کھیلنے سے محذور رہیں گے۔ سیکرٹری  
صاحب انجنیئر عذام المسلمین پنڈو ادن خان کا فرض ہے کہ موقع  
پر پہنچ کر مفصل رپورٹ مرتب کر کے مجلس مرکزیہ حزب الانصار  
بھیرہ کو دفتر میں ارسال کریں۔

ذہور احمد بگٹی کان انڈرا امیر حزب الانصار بھیرہ

## روداد تبلیغی کمیپ کوٹ چاند نہ (ضلع میانوالی)

فوج محمدی کا کمیپ تبلیغی زیر صدارت مولانا الحاج سید محمد فخر الزمان  
قائد تنظیم فوج محمدیہ بھقام چاند نہ ضلع میانوالی مستعد ہوا جس میں  
ہشٹی و کالا باغ و پاٹی خیل دمنڈہ خیل کے انصار سپاہی جمع ہوئے  
بروز جمعہ جامع مسجد مزار شریف کوٹ چاند نہ دربار اویسیہ میں  
بتاریخ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کی صبح کو داخلہ شروع  
ہوا۔ دو صند انصار داخل کمیپ ہوئے۔ بعد زوال آفتاب ان  
جہد ہوئی۔ نماز جمعہ حضرت قائد اعظم مدظلہ نے پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ

انصار کو چار گروہوں پر تقسیم کیا گیا۔ اول کو نماز و غزوہ تعلیم کے مسائل اور عملی طریقہ سکھایا گیا۔ اس کے بعد مختصر طریقہ پر عقائد اسلامی مطابق عقیدہ علی السنۃ علی قولہ بیان کئے گئے دوسرے گروہ کو پنج بنائے اسلام اور عقیدہ اسلام مفصل بہ کل تعلیم کئے گئے۔ تیسرے گروہ کو آخری دسی سورتوں کا ترجمہ اور مذہب شیعہ اور مرنائی کی تردید اور اسلام کی حقانیت کی تعلیم دی گئی۔ چوتھے گروہ کو سیرۃ خلیفہ اعدائے خلیفہ علیہ السلام اور مناقب علیہ السلام سے روشناس کرایا گیا۔ تقریباً چار گھنٹہ تک مسلسل تقریر جاری رہی۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ تک ورزشی کرتب دکھائے گئے۔ نماز عصر کے لئے رخصت دی گئی۔ نماز سے فارغ ہو کر شام کھانے کی رخصت دی گئی۔ نماز عصر کے بعد نوافل اذانین پڑھ کر کھانا تقسیم کیا گیا۔ آٹھ بجے اذان عشاء پڑھی گئی۔ نماز عشاء و تراویح سے فارغ ہو کر قائد تنظیم صاحب برابر دو گھنٹہ تک سورۃ انفال کا خلاصہ پرجوش طریقہ سے بیان فرماتے رہے۔ رات کو تمام انصار زمین پر لیٹ گئے صبح تین بجے اٹھ کر نماز کا اعلان کیا گیا۔ تمام انصار نے نماز تہجد گزار لی۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ بعد اس کے درود شریف چوبیس رکعت پڑھا۔ اذان فجر دی گئی۔ جماعت سے فارغ ہو کر حضرت قائد تنظیم نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد نوافل اشراق پڑھ کر رخصت دی گئی۔ (نامہ نگار)

مولانا سید محمد فخر الزمان صاحب عظم افواج محمدیہ

کا

خطبہ صدارت

حضرت مولانا محمد فخر الزمان صاحب تہجد ثنائین دربار اویسیہ قائد عظمیٰ محمدی نے ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ کو کتب خانہ کے تبلیغی کمیٹی میں حمد و صلوٰۃ کے بعد ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:-

میرے محترم بھائیو! اس سے پہلے ہمارے کمیٹی فوجی

تشکیل میں ہو کر رہے تھے۔ آج تبلیغی کمیٹی اس جگہ منعقد ہو رہی ہے اگرچہ فوجی کمیٹی یا قواعد پر پڑ ہمارے اصول شریعت میں داخل نہ تھی۔ مگر بھائیو! "اعلہ اللہ ما استطعتم" اس کے فروعات شریعہ میں داخل ہونے میں شک نہ تھا۔ اب جبکہ اس کا بدل موجود ہے۔ تو بدل اپنے بدل منہ کے قائم مقام ہو کر خلسہ پھرا کر دیگا۔ بخلاف دوسرے درعیان جانیازی بلچہ برداران خاکسدان کے کہ ان کے نزدیک پڑ رکن ایمان بلکہ اصل ایمان تھی۔ ان سے اس کی تلافی ناممکن ہے۔

اصل اسلام عقائد شریعہ و فروعات دین مصطفویہ بغیر تعلیم و تعلم کامل نہیں ہو سکتا۔ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن عالماً او متعلماً او ساقیاً ولا تلکین (الباقیات) (اداکا قال) یہی چیز تھی جس نے آدم علیہ السلام کو "خلیفۃ اللہ فی الارض" "مسجود ملائکہ" "اشرف المخلوقات" کے القاب سے نوازا۔ یہی چیز تھی جس نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "اناسیت و لد آدم و لا فخر لی" کے بلند مرتبہ سے مفتخر کیا۔ اور یہی چیز تھی جس نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستد خلافت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (باوجود یکہ نراہوں کی تعداد میں صحابہ کرام موجود تھے) بٹھا دیا۔ اگرچہ خلافت قرابت نسبی پر موقوف ہوتا تو حضرت عباس، حضرت علی، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات موجود تھے۔ مگر جس کا علم زیادہ تھا۔ اس کو خلافت نصیب ہوئی۔ یحییٰ قوت بازو اور کثرت مال کو بھیس ملحدین نے دینوی کامیابی کا معیار ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ اکثر ملی قوت ہی باعث گمراہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتے ہیں: "ولا تطع کل حلاف عہدین ہما متناہ بنہم مناع للخیار عتلت بعد ذلک نہ نیم ان کان ذامال دینین"

ولیدین مغیرہ کو اسی چیز نے اتنی سرکشی پر آمادہ کیا تھا۔ ورنہ اس کے بیٹے خالد بن ولید کی شان دنیا بھر کے سامنے ٹھہر رہی تھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" تو ہر صورت طاقت مالی یا طاقت

تاریخ و عبر

## تاریخ خواج

(۸)

(مولانا امین باغیانی کے قلم سے)

## شہید کو قہر میں

جس دن ظہر کے وقت حجاج کو قہر پہنچا۔ اسی رات کو شہید کے آدمیوں نے کوفہ میں داخل ہو کر کوثرؓ، یونسؓ کے پڑے دروازے کو توڑا۔ پھر وہاں سے چل کر جامع مسجد میں پہنچے اور تمام نمازیوں کو قتل کر ڈالا۔ پھر مسجد بخاری دھلی میں داخل ہوئے اور وہاں حضرت ذہل بن حارث کو شہید کر ڈالا۔ پھر کوفہ سے نکل کر مروہ پہنچے۔ وہاں نصر بن قفعاع بن شمر ملا۔ اسے قتل کر دیا۔ حجاج نے تمام شہر میں منادی کرادی۔ اور متعدد امراء کو دس ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کے مقابلے پر بھیجا۔ شہید نے اپنا راس تہہ بدل دیا۔ اور قادیسیہ کی طرف ہولیا۔ حجاج نے زحر بن قیس کو اٹھارہ سو آدمیوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں بھیجا جس نے سلمیٰ بن ہشام کے چالیس چالیس۔ دونوں فوجوں میں لڑائی ہوئی۔ اور زحر سخت زخمی ہو کر واپس ہوا۔

اس کے بعد شہید ان دوسرے امیروں کی طرف متوجہ ہوا۔ جو کوفہ سے چومیں فرسخ پہ فرات کے کنارے تھے۔ ان کے ساتھ نہایت ہدائیگی سے لڑا۔ اور اکثر امراء کو قتل کر ڈالا۔ پھر خوارزم نے ان دس ہزار آدمیوں کو بچے دروغ و تیغ کرنا شروع کیا۔ جو ان امیروں کے ساتھ دغل جمع تھے مگر شہید نے ان کو روک دیا اور کہا۔ ان کو تبلیغ کرنی چاہیے۔

و سید عود غریباً و طوبی للغریب "علم و عمل جس کا نقشہ صحابہ کرامؓ نے آپ کے ساتھ رکھ دیا ہے جو ہی مقصود بالذات ہے اور وہی مطلوب داین اور عین سعادت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے مجاہد بھائی اپنی مجاہدانہ زندگی سے مسلمانوں کی بکری کی کشتیوں میں بچیں۔

یازد کوئی ایسی چیز نہیں جس کو علم کے مقابلے میں رکھا جاسکے۔ سیدنا علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

سزینا قسمة لجاہر فیما لنا علم و للجهال ما ل

بلکہ اس زمانہ میں جس جماعت نے اہل بیت یا اکثریت پر ناز کیا وہ بھی تہارے سامنے موجود ہیں۔ در بدر خاک بسر ہیں۔ سالانہ صحابہ کرام جنو ان اللہ علیہم اجمعین کے کارنامے آپ کی نظروں کے سامنے موجود ہیں۔ باوجود اہل بیت کے ہوتے ہوئے انہوں نے کبھی التفات ادھر کیا۔ بھی نہیں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ باوجود بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس (۲۲۵۱۰۳۰) مربع میل رقبہ کے خلیفہ ہونے کے بیت المال سے قلیل رقم ماہوار لیتے تھے اور اسی پر قناعت فرماتے تھے۔ نفس کشی یہاں تک کر سکتے تھے کہ اگر کوئی دنوں تک بھوکا رہنا پڑے تو برداشت کر لیتے تھے۔ اگر دشمن ان کی کردی پر طعنہ زنی کرتے۔ تو رمل کر کے دکھا دیتے تھے اور ادھر قرآن مجید ان کی تعریف میں بعینہ ان کی پیاری صدقوں کا نقشہ کھینچ کر بیان فرما دیتا۔ بلکہ ان کی یہی سادگی اور حالت مسکنت اور اقلیت دشمن کی نظروں میں پہاڑ بن کے رہی بقول لغائے "کم من فتنہ قليلة غلبت فتنہ کثیرہ" فتح بیت المقدس کے وقت سادگی کے ساتھ تشریف لیجانا اور "بطریق" کا حال دریافت کرنا کہ مسلمانوں کا امیر کس حیثیت اور شان سے آ رہا ہے جب مخبر طور سینا کے پاس پہنچا۔ تو سیدنا عمرؓ نے اس میں شہت ہوئے اپنی خودی سے سوکھے ٹکڑے گرد و غبار سے صاف کر کر کے کھا رہے تھے۔ اور عباؓ نے ہارک پر چوہہ پوند لگے ہوئے تھے جب خبر نے واقعات کو بیان کئے تو ان کے امیر نے کہا کہ جس قوم کے امیر کی یہ حالت ہو وہ قوم دنیا سے کبھی نہیں بچ سکتی۔ تو اے انصار سپاہیو! آپکو اپنی غربت اور افلاک میں فکر نہ ڈالے کہ جماعت فوج محمدیؐ پر نسبت باقی جماعتوں کے مالدار نہیں۔ یا طرہ باز اور سرمایہ دار لوگ خواہ آپکو حقیر ہی کیوں نہ سمجھیں۔ اس سے نگہبرانا چاہیئے "بدء الاسلام غریب السلام

لوگ حجاج سے ناواقف ہو جاتے۔ یا کسی حرم کی بنا پر فرار ہو جاتا  
وہ سب شیب کے پاس آکر ٹھہر جاتے۔ گہری کاہوسم لڑائی  
تو وہ آٹھ سو بہادروں کی ایک جماعت لے کر مدائن کی  
طرف چلا۔ جب قاطر خلیفہ پہنچا۔ تو بائیں لے چوہ حری  
نے حجاج کو اطلاع دی۔ حجاج نے اہل کوفہ کو جمع کر کے کہا  
یا تم جو ائمہ بنو اور اپنے ملک کی حفاظت کرو۔ ورنہ میں ائمہ کو  
عبدالملک کو لکھتا ہوں کہ وہ شام سے ایک لشکر روانہ  
فرمائیں۔ تاکہ وہ لوگ خوارج کا خاتمہ کر کے ملک میں امن  
وامان قائم کر دیں۔ تمام لوگوں نے وعدے کیے کہ ہم ضرور اپنے  
ملک و قوم کی حمایت کریں گے۔

**خوارج کے خلاف عام جذبہ** | ان میں سے ایک  
بڑے آدمی زمرہ  
بن خویہ نے اٹھ کر کہا جناب آپ سب آدمیوں کو حکم دیجئے  
کہ وہ خوارج کے مقابلہ پر نکلیں اور کسی بہادر جنگ آزمودہ  
شخص کو ان کا سپہ سالار مقرر کیجئے۔ تب ان خوارج کا مقابلہ  
ہو سکیگا۔ حجاج نے کہا۔ پھر آپ اس عہدے کو قبول کر  
لیجئے۔ اس نے کہا۔ سردار ایسا شخص ہونا چاہیئے جو تلوار چلا  
سکے۔ اور اس سہارا لئے بغیر اپنی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا  
اس لئے یہ سعادت کسی دوسرے کو ملنی چاہیئے۔ البتہ میں  
فوج کے ساتھ جا کر ان کو مشورہ دینے میں بخل نہیں کروں گا  
حجاج نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور تمام لوگوں کو لشکر کا  
میں پہنچ جانے کا حکم مل گیا۔

**شیب کے مقابلہ پر شاہی لشکر** | نیز حجاج نے عبدالملک  
کو لکھا کہ شیب  
مدائن کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور یہاں کے لوگ اس کے  
مقابلہ سے جی چراتے ہیں۔ آپ شامی فوج بھیج دیجئے۔  
تاکہ اس فتنہ کا استیصال ہو سکے۔ عبدالملک نے سفیان  
بن ابرو اور حبیب بن عبدالرحمن حکمیٰ یزجی کو چھ ہزار  
لشکر سمیت روانہ کیا۔ جو ایک مختصر رستہ پر چل کر کوفہ پہنچے۔

بہت ممکن ہے کہ راہ راست پر آجائیں۔ اس وقت چونکہ  
ان کی زندگی شیب کے رحم پر تھی۔ اس لئے بہت سارے  
لوگ اس کے ساتھ مل گئے۔ مگر صبح ہوتے ہی وہاں سے  
جھاگ نکلے۔

شیب وہاں سے چل کر نقر چلا گیا۔ جہاں سے مدائن  
قریب تھا۔ حجاج کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں وہ مدائن پر  
قبضہ نہ کر بیٹھے۔ کیونکہ مدائن کوفہ کی کبھی تھی۔ چنانچہ اس نے  
عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کو چھ ہزار شہسواروں کے ساتھ  
اس کے مقابلے کے لئے بھیجا۔ اور سچا ہیوں سے یہ کہہ دیا کہ  
اگر تم جھاگ کر آگئے۔ تو میں تمہارے ساتھ شیب سے زیادہ  
بڑا سلوک کروں گا۔

**شیب اور ابن اشعث** | شیب دیکھ کر شر زور چلا  
گیا۔ اور وہاں سے لوٹری  
کی طرح دہوکے دیتا ہوا حوصلہ پہنچا۔ جہاں بہت نامی مقام پر  
مقیم ہوا۔ عبدالرحمن نے بھی اس کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ اور  
دونوں نے عہد کر لیا کہ عید کے دنوں میں مصالحت رہے گی  
عید کے بعد مقابلہ ہو گا۔

عثمان بن قیس والی مدائن نے اس کی خبر حجاج کو کر دی  
تو اس نے عبدالرحمن کو معزول کر کے عثمان کو سپہ سالار مقرر  
کیا۔ اور اسے حکم دیا۔ کہ فوج لڑائی شروع کر دو۔ لڑائی شروع  
ہوئی۔ تو شیب اپنے ایک سو اسی (۱۵۰) سپاہیوں کے  
ساتھ میدان میں آرا۔ اور تھوڑی دیر میں عثمان کی فوج کو  
شکست دیدی۔ جن میں سے ایک بہت بڑی جماعت نے  
اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ عبدالرحمن وہاں سے روپوش  
ہو کر کوفہ چلا آیا۔ اور پھر حجاج سے امان لیکر ظاہر ہوا۔ یہ واقعہ  
۳۷ء کا ہے۔

**شیب کی شہرت** | اس لڑائی نے شیب کی شہرت  
کو چار چاند لگا دیئے۔ اور ہر طرف  
اُس کی دھوم مچ گئی۔ چنانچہ جو

آکر دھل جو چکا تھا جس کی وجہ سے حجاج کی پشت مضبوط ہوئی تھی اس نے اہل کوفہ کے سامنے ایک تقریر کی اور کہا اے اہل کوفہ! جو شخص تم سے عزت اور غلبہ کی امید رکھے۔ خدا اسے کبھی غلبہ نہ دے۔ جاؤ یہاں سے دفع ہو۔ کسی جگہ یہود و نصاریٰ کے پاس جا کر رہو تم مسلمانوں میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔

**رفقاہ شیبیب** غیبیت سمورا پہنچا تو لکھنے لگا کہ کن ہے جو یہاں کے حاکم کا سر کاٹ کر رہے پاس لائے؟ غیبیت۔ قنوب۔ سوید اور دو نور آدمی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا حضور! ابھی اس کا سر اچکے سامنے پڑا ہوگا۔ چنانچہ یہ لوگ حاکم کے گھر پہنچے اور اس کو آواز دی کہ امیر نے تمہیں بلا یا ہے۔ حاکم نے کہا۔ کوئی امیر نے؟ خوارج نے کہا۔ حجاج کے مقرر کردہ امیر نے۔ جو اس فاسق شیبیب کے مقابلہ پر مامور ہے۔ حاکم پکارا جلدی سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے پہلے تو اس کی گردن اڑا دی۔ پھر اس کا گھر لوٹ آیا۔ دوسرے چاندی کی تھیلیاں حجر پر لا کر لے آئے۔ شیبیب نے منسا تو کہا۔ مال تو مسلمانوں کے لئے فتنہ کا باعث ہے۔ مجھے اس کی مزورت نہیں ہے چنانچہ اس نے تھیلیوں کو ایک نیزہ سے چھیدا۔ جن سے روپے چھن چھن کر رہ گئے۔ جب دریا کے قریب پہنچے تو کہنے لگا کہ اگر کچھ روپے باقی ہوں تو انہیں پانی میں پھینک دو۔ اس طرح وہ سارا مال اس نے ضائع کیا اور اپنے رفقاء کو بھی اس سے محروم رکھا۔

**شیبیب کوفہ کے پاس** شیبیب حمام امین کے پاس پہنچا تو حجاج نے حارث بن معاویہ بن ابی زرعہ کو ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ جن کو تھوڑی دیر میں شکست ہوئی۔ اور ان کا سردار مارا گیا۔ اب شیبیب وہاں سے آگے بڑھا اور سنجہ میں اترا۔ جہاں اس کے ساتھیوں

ادھر حجاج نے عتاب بن ورقاء کو بلایا۔ جو حلیب کے ساتھ قنویہ بن فہادہ سے لڑ رہا تھا۔ عتاب آگیا تو اس کو تمام کوفی لشکر کا سردار بنایا اور حمام امین کے پاس کیمپ قائم ہوا۔

**خدا کی قدرت** موق حاکم بن شیبیب اور عتاب کا مقابلہ ہوا۔ ناظرین یہ سن کر سخت تعجب کریں گے کہ اس وقت شیبیب کے ساتھ چھ سو سپاہی اور عتاب کی لکمان میں تقریباً پچاس ہزار فوج تھی۔ لیکن پھر بھی اس کو شکست ہوئی۔

عتاب قلب لشکر بن بیٹھا ہوا اور ہر بن حویہ سے کہہ رہا تھا کہ "تعجب ہے کہ آج ہماری تعداد بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی ہم مقابلہ نہیں کر سکتے" زہرہ نے جواب دیا "یہاں تک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس بڑے حالے میں ہم دونوں کو جام شہادت سے سرشار ہونے کا موقع دیا" ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ غیبیت تلوار سونٹے ہوئے آ پہنچا عتاب نے مردانہ وار اس کا مقابلہ کیا اور لڑتا ہوا مارا گیا اس کے ساتھ زہرہ بن حویہ بھی مارا گیا اور تمام لشکر گرفتار ہو گیا۔

شیبیب کی یہ مرواگی قابل تحسین ہے کہ اتنی بڑی فوج کو قید کرنے کے باوجود اس نے قتل عام کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ساتھیوں کو روک لیا اور ان کو بیعت کے لئے بلا دیا۔ لوگوں نے اس وقت تو اس کی بیعت کر لی۔ مگر رات کی تاریکی میں بھاگ گئے۔ جس وقت وہ لوگ بیعت کر رہے تھے شیبیب نے کہا اس وقت تو عمری بیعت ہو رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ ضرور بھاگ کھڑے ہوں گے حیرت ہوئی ہے کہ یہ جاننے کے باوجود بھی یہ مزارعتل شخص ان کو اپنے دامن عفو میں جگہ دے رہا تھا۔

**حجاج کی تقریر** اب شیبیب نے کوفہ کی طرف ہتھیاری کی۔ وہاں شام سے سفیان بن ابی برد

فضائل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ  
معانین کے اعتراضات کا جواب  
علامہ ابن حجر مہتمی کے قلم سے

(۵)

مترجمہ مولانا حکیم پیر عبدالحق صاحب نزہی امرتسر  
حنو رضی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اگر تم نوکر ہو گے  
تو تم حضور صلعم کے سسرال والوں اور ان لوگوں کی شان  
میں غصہ کرنے سے خود بھی روکو گے۔ دوسروں کو بھی بند  
کرو گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کی فراجہ داری  
کے احاطہ میں داخل فرمایا ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک  
کی شان میں بھی گستاخی کرنا قاتل اور سیف قاطع ہے اور  
جس نے اس نہر کو چاٹ لیا۔ اس کی رُوح اس سے نصبت  
ہو گئی اور ان کی خواہشات اس کو ہر بُرائی کی طرف پھینچنے  
والی بن گئیں اور جو اس طرح کا بن گیا۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ  
اس کی پروا نہیں کہ وہ کسی دادی میں ہلاک ہوا کہ وہ  
کسی گمراہی میں دھس جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے غضب  
اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین مہذبہ و کریم)

اور مناقب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہے کہ  
وصفہ

خالد نے بھی دجلہ میں اپنا گھوڑا ڈالا اور صفائی چکڑا پڑھ لیا  
آیا۔ یہ دیکھ کر غضب نے کہا کہ "یہ گھوڑا اور یہ شمشیر اور دونو  
بے لطف رہا اور میں؟" کسی نے کہا "یہ عتاب کا بیٹا خالد  
تھا" کہنے لگا "تب تو شجاعت اسکی رنگ میں سمائی ہوئی  
ہے۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہوتا تو اس کا تعاقب کرتا۔ اگر آگ  
میں بھی گھس جاتا تو میں اُسے نہ چھوڑتا" (باقی آئندہ)

نے ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔ حجاج کی طرف سے روڈ اس کے  
مقابلے کے لئے ایک جماعت تھلی تھی جن کا سردار حجاج  
کا کوئی غلام ہوتا تھا۔ شعیب روز اس غلام کو قتل کر کے  
پکا تھامنے کو فدا ہوا اگر یہ حجاج تھا۔ تو ہلاک ہو کر میں  
نے تمہیں اس کے مظالم سے نجات دلائی۔

شعیب کی بیوی غزالہ  
پھر شعیب اپنی بیوی غزالہ  
کے ساتھ حرم میں داخل  
ہوا۔ غزالہ نے ہندوستانی تھی کہ میں کوئی جامع مسجد میں ڈکوت  
نفل چڑھوں گی جن میں پہلی رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری  
میں سورہ آل عمران کی تلاوت کروں گی۔ چنانچہ اس نے نہایت  
اطمینان سے اپنی نذر پوری کی۔ جو لوگ حجاج کو جانتے ہیں  
اور اس کے بہادرانہ کارناموں سے واقف ہیں۔ ان کے  
لئے یہ واقعہ بہت کچھ عبرت کا سامان رکھتا ہے۔ کہ جس شہر  
میں حجاج کے پاس عراقی اور شامی لاتعداد فوج موجود تھی۔  
وہیں شعیب نے داخل ہو کر اپنی بیوی کی نذر پوری کرائی۔  
یہ دیکھ کر حجاج خود ایک خچر پر سوار ہو کر میدان میں آیا اور  
شامی فوج کو لڑنے کا حکم دیدیا۔ اور خود ایک کرسی پر بیٹھ  
گیا۔ جوں جوں لڑائی گرم ہوتی تھی حجاج اپنی کرسی آہستہ  
آہستہ آگے کو سرکاتا۔ اور شاہ پاش آفرین کہکریا میوں کے  
دلی ہڑھاتا۔ یہاں تک کہ شعیب سر سے نکل کر سبھ  
میں اپنی بنائی ہوئی مسجد میں وہیں چلا گیا۔

خالد و شعیب  
وہاں عتاب کے بیٹے خالد نے شعیب  
پر حملہ کیا اور اس کے بھائی مہتمار

اور بیوی غزالہ کو قتل کیا جس سے شعیب کے پاؤں اکھڑ  
گئے۔ خالد نے مائیں تک اس کا تعاقب کیا۔ وہاں شعیب  
نے ایک قلعہ میں پناہ لی۔ خالد نے اس کا محاصرہ کیا  
شعیب ذرا مستحیا تو مقابلہ کے لئے نکلا۔ خالد کو سخت  
شکست دیدی۔ اور وہ فرسوخ تک اس کا تعاقب کیا۔ یہاں تک  
کہ خالد کے سپاہی دجلہ میں کود پڑے اور بہت سا رُخ ڈوب گئے

کی بشارت فرمائی تھی۔ اس کو بیکور بن ابی شیبہ نے اپنی سند سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں ہمیشہ خلافت میں طمع کرتا تھا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا: "اذا ملکت فاحسن" (یعنی) جب تو بادشاہ بنایا جائے تو لوگوں سے احسان کرنا۔ اور ابو یعلیٰ نے ایک اور سند سے روایت کیا ہے جس میں ایک راوی سہید ہے اور اس میں تھوڑی سی گفتگو ہے جو اس میں اثر نہیں کر سکتی۔ (یعنی اس کو ساقط الاعتبار نہیں گردانتی) کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا: "اے معاویہ رضی اللہ عنہ اگر تم حاکم بنائے جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس وقت سے بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے ہمیشہ خیال کرتا تھا کہ میں حکومت کے کام میں مبتلا ہونے والا ہوں حتیٰ کہ میں والی بنا یا گیا۔ یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مجھ کو حاکم بنا کر بھیجا۔ اس کے بعد خلافت کا ملکہ حاصل ہوئی۔ جبکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری فرمائی۔ جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔

اس روایت کو امام احمد نے سند صحیح سے روایت کیا ہے لیکن اس میں ارسال ہے جس کو ابو یعلیٰ نے اپنی سند صحیح میں موصول کر دیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ: "معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو چاہے وہ کرو۔" معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "اگر تم کو حکومت سپرد کی گئی تو تم اللہ سے ڈرو اور عدل کیجیو۔"

اور دوسری حدیث بھی اسی طرح ہے تقریباً اور طبرانی کی دوایت جو اس سے مراد ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: "پس ان کے حسن کو بڑھاتے ہو۔" (یعنی) ان کا رعبہ بڑھاتے ہو۔

امام احمد نے ایک اور حدیث سند حسن سے روایت کی ہے جو اوپر سے منشا ہے کہ ایک روز جب حضرت ابو ہریرہ

کچھ بیمار تھے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوٹا اٹھایا۔ کیونکہ ابو ہریرہ ہی لوٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ باقی کا لوٹا اٹھا کر لے گئے۔ اور بایں اتنا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وضو کر رہے تھے۔ آپ نے ان کی طرف سر مبارک ایک دفعہ اٹھایا یا دو دفعہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرماتے ہوئے فرمایا: "اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر تجھ کو الیٰ بنایا گیا تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اُنہی روز سے یقین کرتا تھا کہ مجھ کو عنقریب خلافت ملیگی حتیٰ کہ میں حاکم بنا کر باہر بھیجا گیا۔"

ایک اور حدیث میں کہ جس کی سند حسن ہے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اس امت پر کتنے خلیفے حکومت کریں گے۔ فرمایا: "ما نذ تعداد فقہاء منیٰ اسرائیل کے بارہ عدد ہوں گے۔" اور بلاشبہ معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے اندر ہیں۔ کیونکہ ائمہ نے اتفاق کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز ان میں سے ہیں اور معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے بڑھ چکا۔ افضل ہیں جیسا کہ عبد اللہ بن مبارک وغیرہ کا فتوٰ اور پیر ذکر ہو چکا۔ پس لازم ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہوں۔

پس اگر تم کہو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ان پر اعتراض اور اس کا جواب کیسے شمار ہو سکتی ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے زمانہ حکومت کو زبردستی حکومت (یعنی ملک مضمونی) فرمایا ہے اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

رازدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت اہل حق میں صحیح طور سے روی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے اندر نبوت ہوگی۔ پھر خلافت ہوگی جو نبوت کے قدم بقدم (یعنی منہاج نبوت پر) ہوگی۔ پھر ملک ماضی (یعنی خود غرضی کی بادشاہی) ہوگی۔ پھر جبری اور زبردستی



کی حکومت ہوگی۔ پھر خلافت ہوگی نبوت کے موصول پر صحابہ کہتے ہیں: جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنائے گا تو میں نے یزید بن النعمان بن بشیر کو ان کے صاحب گھر سے میں نے صدیق لکھی بتیں نے اس کو گویا اس کی یاد دہانی کی اور لکھا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ امیر المومنین عمر ملک عاض (یعنی خود غرض حکومت) کے بعد اور زید ہستی کی حکومت (یعنی ملک حرمیہ) کے بعد ہیں۔ پس یزید بن النعمان میرا خط عمر بن عبد العزیز کے پاس لے گئے۔ اور اس کو ان کے سامنے پڑھا وہ اس سے بہت خوش ہوئے اور اس کو پسند فرمایا اور میں نے اپنی کتاب مختصر تاریخ الخلفاء کے شروع میں اس حدیث پر لمبی بحث کی ہے۔ وہاں دیکھنی چاہیے۔

اور گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی خلافت سے امام حسن یعنی اللہ عنہ تک کی خلافت

مردادی ہے۔ کیونکہ اس کا زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس برس مقرر فرمایا ہے۔ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت تیس سال کی اجڑی ہے۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد ہے۔ جبکہ خود امام حسن یعنی اللہ عنہ نے ان کے سپرد کر دی۔ پس اس تقریر سے لازم آیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا زمانہ ملک عاض (خود غرض حکومت) کا زمانہ ہو۔ اور یہ بھی اس سے ثابت ہوا کہ معاویہ ان بارہ خلفاء میں سے نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگرچہ امر واقعہ یوں ہی ہے مگر امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ منہ نہیں اس لئے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں بہت سے ایسے امور واقع ہوئے جو کہ خلفاء شہین کے زمانہ میں اس قسم کے واقعات نہ ہوئے تھے۔ چونکہ ان کا زمانہ ان چند واقعات پر مشتمل تھا۔ اس لئے ان کے زمانہ خلافت کو ملک عاض کہا گیا۔ اور ان واقعات کے معاملے میں اگرچہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے اجتہاد کی وجہ سے ثواب بھی لے گا۔ بوجہ حدیث صحیحہ کے کہ مجتہد جب اجتہاد کرے اور صیب ہر مہینہ چالیس ہزار ہونے لگے۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے اجتہاد میں اگر خطا کرے تو اس کے واسطے ایک اجر ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ جبے شک مجتہد ہیں۔ پس جب ان سے واقعات مذکور کے اندر خطا ہوگئی۔ تو ان کو ایک اجر ملے گا۔ اور ان کی شان میں وہ ہرگز ہرگز عیب شمار نہ کیا جائے گا۔ اگرچہ ان واقعات پر جو زمانہ مشتمل ہے اس کو ملک عاض سے تعبیر کیا جائے۔ پھر میں نے ایک مصرع حدیث دیکھی جس میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ اگرچہ ملک عاض تھا۔ ایک وجہ سے یا کئی وجہ سے (مگر وہ رحمت تھا) اس حدیث کے الفاظ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اولیٰ اس امر کا نبوت و رحمت ہے پھر خلافت و رحمت ہوگی۔ پھر امارت و رحمت ہوگی۔ پھر اس پر لوگ گدھوں کی طرح بھوم کریں گے۔ پس اپنے اوپر جہاد کو لازم کرلو۔ اور بہترین جہاد رباط ہے اور رباط کا بہترین مقام عسطلان ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور وہ ہمارے دعوے مذکور کو صراحتہ ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ خلافت کے بعد جو عظمت (یا مملکت) ہے۔ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت فرمایا ہے۔ گویا کہ اس میں عضو بھی ہے اور رحمت بھی ہے اور جو کچھ کہ خلافت میں واقع ہوا۔ اس کے اعتبار سے یہ ظاہر ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں رحمت غالب ہے اور عضو اس کے بعد ہوتا ہے۔

عمر بن عبد العزیز کے عہد کے کیونکہ ان کا زمانہ خلافت کیلئے کے زمانہ سے ملحق ہے۔ اسی واسطے ان کو خلفاء راشدین میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اور حدیث صحیحہ میں آیا ہے کہ میری امت کا مکمل اس وقت تک رہیگا حتیٰ کہ بارہ خلیفہ گذریں گے۔ پھر کل قریش میں سے ہونگے اور ایک ایسی امت میں ہے کہ جب تک کہ اس میں سے بارہ قیم (مردار) ہونگے۔ کل قریش میں سے ہونگے۔ انکو وراثت کی

## مذہب اثبات

## قادیاہی خلیفہ اور حضرت فاروق اعظم

چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟

مندرج ذیل مصنفین حکیم عبد العزیز صاحب (مرزاہی) سیکرٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان کے قلم سے ہے جس کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح خود مرزائیوں کے اہل حق مرزا محمود کے تقدس کا پتہ چاک ہو رہا ہے۔ (مدیر)

جماعت کے بعض خوش فہم اور خلیفہ صاحب کے خواہدار ایجنٹ خلیفہ صاحب کو خوش کرنے اور عوام کو دھوکا دینے کے لئے ہر وقت ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں اور ان کی گذشتہ بزرگان دین سے مشابہت ظاہر کرنے کے علاوہ حضرت عمر فاروق رض سے ہر جگہ میں مشابہت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

اس جگہ میرا مقصد حضرت عمر رض کے چند واقعات پیش کر کے خلیفہ صاحب کے واقعات سے موازنہ کرنا ہے تاکہ معلوم ہو کہ خلیفہ صاحب کا فضل عمر کہلوانا یا ان کے ایجنٹوں کا انہیں فضل عمر قرار دینا کہاں تک صحیح اور درست ہے۔ دلائل قویۃ الا بالہ ان واقعات کو پیش کرنے سے قبل اس اسلامی خلافت کا مفہوم پیش کرتا ہوں۔

## خلافت حضرت عمرؓ کی نظر میں۔

سید حاکم رو۱

۱۔ میرا مومنین حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ "اے مسلمانوں اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو تمہارا فرض ہے کہ مجھے

حضرت عمر رض کے متعلق فرمایا۔ واللہ اگر تم ایک راستہ پر چلو تو شیطان کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ

تم کو شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۔ فرمایا تم سے چھلی دستوں کے لوگ اسلام لے گئے اگر میری

امت میں ان میں سے کوئی ہے تو وہ عمر رض ہیں۔

۳۔ فرمایا میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رض ہوتے۔

۴۔ فرمایا آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں جو عمر رض کی توبہ و عت

نہ کرتا ہو۔ نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے جو ان سے ت

دوتا ہو۔

۵۔ فرمایا میرے بعد حق عمر رض کے ساتھ ہے جہاں کہیں

دو ہوں۔

۶۔ فرمایا مجھے جبریلؑ نے خبر دی کہ البتہ عمر رض کی موت

پر اسلام روئے گا۔

۷۔ فرمایا میرے پیچھے تم دو شخصیتوں کا اتباع کرنا۔ ایک

ابوبکر رض دوسرا عمر رض۔

۸۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں کے ذریعہ میری مدد کی۔

دو آسمان والوں میں سے جبریلؑ و میکائیلؑ۔ دو زمین والوں

میں سے ابوبکر رض و عمر رض۔

۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے

اور حضرت ابوبکر رض و عمر رض حضورؐ کے دائیں بائیں تھے۔ اور حضورؐ

نے ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن ہم یونہی

اٹھائے جائیں گے۔ اسی طرح اور بہت سی بشارات موجود ہیں

جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔

## حضرت عمر رض کا درجہ حضرت ابوبکرؓ کے نزدیک

اصیق اکبرؓ کو جب

مرض کی شدت ہوئی تو آپؐ نے عمر رض فاروقؓ کو ہی اپنا جانشین

قراردیا جن کے دست حق پرست پر بالاتفاق تمام صحابہ رض نے

بیعت کی اور صدیق اکبرؓ نے فاروق اعظم رض کے لئے ان الفاظ

میں دعا فرمائی :-

"اے اللہ میں نے لوگوں کی صلاحیت کا قصد کیا ہے

میں نے اپنی رائے سے اللہ کے لئے اسے امیر بنایا۔

آپ کا محبوب ہے بہتر اور سب سے زیادہ مخلص اور نیک  
 ہے۔ اصلاح میں سب سے زیادہ مخلص تھا۔  
 اس کے باہمائل میاں محمد کے متعلق حکیم نور الدین  
 خلیفہ اول اپنے خط مورخہ ۳۰ رجبی ۱۰۳۷ء بنام خواجہ صاحب  
 میں لکھتے ہیں :-

..... محمود مالا لائق ہے وجہ جو شیعہ ہیں۔

یہ بلا تک لگی ہے یا اللہ نجات دے۔

پھر جب یہ خلیفہ بنے تو جماعت کا ایک معقول طبقہ  
 جس میں جسے بڑے مالی مرتبہ مرہون شامل تھے ان کی  
 اخلاقی کمزوریوں کے باعث ان سے میرے دشمنیں۔ پھر دعویٰ  
 فضیل عمر ہونے کا۔

حضرت عثمان بن اودو بکر  
**فاروق عظیم کا سخت ہونے**  
 مالی مرتبہ صحابہ رادی  
 میں انہوں کی خبر گیری کرنا۔  
 ہیں کہ حضرت عمرؓ

شہنشاہ اسلام دو پہری چلی جاتی دھوپ میں منڈا سا باندھ کر  
 بہت المالی کے اونٹوں کی خبر گیری کے لئے بھانستے دوڑتے  
 نڈرے یا کرتے تھے۔

اصناف بن نہیں کہتے ہیں کہ میں چند روئے عرب کے  
 ساتھ انہیں ملنے گیا تو دیکھا کہ آستین چڑھائے ہوئے ادھر  
 ادھر دوڑ رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ بیت المال کا کتب  
 اونٹ کھویا گیا۔ اسے تلاش کر رہا ہوں۔ اگر چاہو تم بھی آکر  
 رو کرو کسی نے کہا۔ ایسے کام پر کسی غلام کو مقرر کیا ہوتا۔  
 فرمایا تم نہیں جانتے کہ ایک اونٹ میں کس قدر مسلمانوں کا  
 حق ہے۔ اور مجھ سے بڑھ کر خدا کی قلامی کا اڈر کون مستحق ہے۔

احمدی اجاب سخت سے سخت  
**قدویانی خلیفہ کا حال**  
 محبت کر کے پسینہ کی ٹھکانہ ہو

بیکار اپنے اور اپنے مال بچوں کے پیٹ پر پتھر باندھ کر شافقت  
 اسلام میں تبلیغ کی نیت کے لئے چندہ کی بجائے میں فضل عمر  
 ہونے کے بعد عیالداران کے خاص نام میں معصوب بڑے

مڑے سے بجلی کے پنکھوں پہاڑوں کی سیر و سیاحت اور  
 دیگر عیش و عشرت میں قوم کا ہزار ہا روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔  
 اگر مخلص قوم کا ہزاروں روپیہ بھی تباہ و برباد ہوتا دیکھیں  
 تو اس کے بچانے کے لئے دُر دھوپ تو کیا کرنی تھی۔ دعا  
 سب کے لئے بھی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ فرماتے ہیں  
 کہ مجھے کیا مصیبت پڑی تھی کہ میں سٹور کے لئے دعا کرتا۔  
 حضرت عمرؓ اگر ایک اونٹ کے لئے سخت دھوپ میں  
 حیران و پریشان پھر رہے ہیں۔ تو مدعی فضل عمر صرف  
 سٹور میں اتنی ہزار روپیہ تباہ و برباد ہوتا دیکھ کر بجلی کے  
 پنکھوں کے نیچے بیٹھ کر بھی دعا تاک نہیں کر سکتے۔ بلکہ  
 فرماتے ہیں "مجھے کیا مصیبت پڑی ہے کہ میں دعا کروں"  
 پھر دعویٰ فضیل عمر ہونے کا۔

حضرت عمرؓ کا بدوی کی مذکرنا  
 حضرت عمرؓ راتوں  
 کو گشت لگا کر

لوگوں کی کالیف میں ان کی مدد فرماتے۔ چنانچہ ایک رات  
 آپ گشت فرما رہے تھے کہ ایک بدوی کے غینے سے روکے  
 کی آواز آئی۔ آپ نے در بابت فرمایا تو اس نے بتایا کہ  
 اس کی بیوی دروڑہ کی وجہ سے کراہ رہی ہے۔ آپ فوراً  
 اپنے گھر آئے اور اپنی اہلیہ محترمہ ام کلثوم کو ساتھ لیکر بڑی  
 کے گھر پہنچے۔ اور بدوی سے اجازت لیکر انہیں اُس کے  
 گھر بھجوا دیا۔ اور خود باہر بدوی کے پاس ٹھہرے رہے۔  
 اس اثناء میں لڑکا پیدا ہوا تو آپ کی اہلیہ محترمہ نے اذر  
 سے آواز دی کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ اپنے دوست کو مبارکباد  
 دیجئے کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ امیر المومنین کا لفظ شکر بڑی  
 سخت گھرایا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اسے تسلی دی اور فرمایا  
 کل میرے پاس آنا۔ اس بچے کا وظیفہ بھی مقرر کر دوں گا۔

اس کے بالمقابل خلیفہ قدویانی  
 کا یہ حال ہے،  
 کہ اس نے اپنی بیوی  
 کے ساتھ کسی بیمار  
 و مصیبت زدہ عورت

کی امداد تو کیا کرتی ہے۔ یہ اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو بھی مدد چھوڑ سلام کلام تک کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بیٹے اور بیٹیوں تک کو اپنے بوڑھے بیمار والد کی خدمت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہاں تک کہ اس کے نظام خلافت میں وایہ تک کو بھی جانے سے باز رکھا جاتا ہے۔ پھر دعویٰ فضل عمر ہونے کا۔

**حضرت عمرؓ کا جھوٹے بچوں کو کھانا کھلانا**

بڑھیا نے جواب دیا کہ بچے بھوکے ہیں۔ اس لئے رو رہے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ ہتھیا میں کیا پکا رہی ہو؟ اس نے بتایا کہ سادہ بانی ایال رہی ہوں کہ بچے کھانا پکنے کی امید میں ہی تنگ آکر سو جائیں گے۔ آپؐ نے کہا: مائی! تم نے عمرؓ کو کیوں اطلاع نہیں دی۔ اس نے کہا کہ عمرؓ ہلاک ہو۔ اُس نے میری خبر گیری نہیں کی۔ اگر وہ لگتی نہیں کر سکتا۔ تو خلافت چھوڑ دے۔ ورنہ خدا کے حضور جواب دہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ جیسے کوئی بہاؤ مجھ پر گر گیا ہے۔ اسی وقت جا کر بیت المال کھولا۔ اور آٹے کی بوری اپنے کندھے مبارک پر اٹھائی۔ لکھی وغیرہ حضرت عباسؓ کو پکڑایا جن کا بیان ہے کہ امیر المومنین زیادہ بوجھ کی وجہ سے بار بار سانس لیتے ان کے عرص کرنے پر کہ یہ بھاری بوجھ انہیں پکڑائیں فرمایا قیامت کے دن میرا بوجھ تم اٹھا لو گے؟ پھر آپؐ نے بڑھیا کے گھر پہنچ کر اپنے دست مبارک سے کھانا تیار کیا اور بچوں کے منہ میں لقمے دے دیکر کھلایا۔ تب جا کر اطمینان ہوا۔ لیکن ہمارے فضل عمرؓ کی خلافت میں یتیم و لاوارث بھوکے بچوں کو اپنے ماتھے سے پکا کر کھلانے کے لئے انہیں دارالشیوخ میں داخل کر کے بھیک مانگنا سکھایا جا رہا ہے اور جو بچہ کم بھیک مانگ کر لائے۔ اُسے افسر یتیم خانہ سزا

دیتا ہے۔ اور ہر ہفتہ ان سے "جمعہ کا آٹا" کی صد لکوا کر انکی ذہنیت میں پستی اور غلامی پیدا کی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر دارالشیوخ کے ایک ہونہار یتیم بچے کا عبرتناک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جو تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ وہ خلیفہ صاحب کے ایک ناظر سے راستہ میں ملا۔ تو بجائے السلام علیکم کہنے کے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔ "مولوی جی! جمعہ کا آٹا؟" کیونکہ ان یتیم لاوارث بچوں کے سر پر تمام ہفتہ جمعہ کا آٹا کی صد لکوا ہی کا بھوت سوار رہتا ہے۔ اور انہیں ہر وقت "جمعہ کا آٹا، جمعہ کا آٹا" کی ہی صدا میں آ رہی ہوتی ہیں۔ اب اسے جماعت احمدیہ! خدا کے واسطے غور کرنا کہ کس طرح قری قوم کے ہونہار بچوں کے اخلاق تباہ کئے جا رہے ہیں۔ یہ جنتیں نہیں بلکہ روئے کا مقام ہے۔ حضرت عمرؓ اگر بھوکے بچوں کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور انہیں تسلی نہ ہوتی جب تک اپنے دست مبارک سے پکا کر منہ میں لقمے دے دیکر نہ کھلا دیتے۔ لیکن وہ جتنے تم فضل عمرؓ کو دے رہے ہو۔ وہ تمہارے یتیم لاوارث بچوں کو گداگر بنا رہے ہیں۔

**حضرت عمرؓ کا راتوں کو پہرہ دینا**

آپؐ کا معمول تھا کہ رات کے وقت گشت کر کے لوگوں کا حال دریافت کر کے اور بیمار و بے کس اور مصیبت زدہ لوگوں کا علم ہونے پر ان کی امداد فرماتے۔ جو کوئی قافلہ آتا، تو خود اس کی چوکیداری کو جاتے۔ اس کے بالمقابل خلیفہ صاحب قادیان نے لوگوں کی خبر گیری تو کیا کرتی ہے۔ خود ہر وقت پہروں میں رہتے ہیں۔ قادیان (جس کا واحد مالک ہونے کا دعویدار ہے) کی گلی کو چوں تک میں کھلے بندوں نہیں پھر سکتا۔ کوئی نماز مسجد میں پڑھائی نہیں جاتی۔ جب تک پانچ پتہ

سے باہر جائیں۔ یا باہر سے واپس آئیں۔ جبراً لوگوں سے استقبال کروایا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے موقع پر خود توکار میں بیٹھ کر بڑی شان و شوکت سے نکلتے ہیں اور آگے پیچھے سینکڑوں معززین دوڑ دھوپ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ شہنشاہ اسلام عمرہ عمر قاصد کی اونٹنی کے ساتھ دوڑنے دکھائی دیتے تو یہاں رقوم کے چندوں پر گزارا کرتے والے (فضیل عمر کی کار کے آگے پیچھے مخلص احمدیوں کو بھگایا جا رہا ہے۔

یہاں تک کہ جب تبلیغ کا نام کر کے ولایت گئے۔ اس وقت بھی اپنا لباس اپنے ساتھیوں سے مختلف رکھا۔ تا دیکھنے والوں کی نظر میں ان کی نمایاں شخصیت باسانی معلوم ہو سکے۔ پھر دعوائے فضل عمر ہونے کا۔

**حضرت عمرہ کا بیت المقدس کو فتح کرنے کے لئے جانا۔** بیت المقدس کے گرد و نواح کو قبضہ میں

کرنے کے بعد مسلمانوں نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ تو شہر والوں نے دروازے بند کر لئے اور اندر محصور ہو گئے۔ ادھر اسلامی لشکر نے بیت المقدس کے گرد محاصرہ کر لیا۔ بالآخر بیت المقدس کے لادویشپ نے دوسرے پادروں سے مشورہ کے بعد اسلامی جرنیل کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ اپنے شہنشاہ کو بلا بھیجیں۔ تو ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہماری کتب میں جس شخص کا فاتح بیت المقدس ہوا اٹھا ہے۔ اگر وہ علیہ آپجے بادشاہ کا ہوا۔ تو ہم شہر آپ کے حوالہ کر دینے درنہ مقابلہ کریں گے۔ اس پر حضرت امیر المومنین کو اطلاع بھجوائی گئی۔ جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کے بعد سحر افسیا کر لیا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ شہنشاہ اسلام کس ترک و احتشام سے روانہ ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ یہاں ایک شہر کو فتح کرنے کے لئے اپنا رعب و داب دکھلانا

لٹھ بند پہرہ نہ دیں۔ اور جمعہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک پچاس ساٹھ لٹھ بندوقوں کا پہرہ نہ ہو۔ (جو ہر جمعہ نماز باجماعت سے محرم رہتے ہیں) اور اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ کہ جب گھر پہنچے بھی ہوتے ہیں تو عورتوں سے پہرہ دلوایا جاتا ہے۔ اپنی عورتوں سے نہیں بلکہ مریدوں کو اپنا محرم عورتوں سے، جن کو شریعت پروردہ کا حکم دیتی ہے چنانچہ عورتوں سے پہرہ دلانے کے سبب ایک مخلص احمدی ڈاکٹر عبدالرحیم احمدیت کو ہی خیر باد کہہ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر دعوائے فضل عمر ہونے کا۔

**حضرت عمرہ کا قاصد کی اونٹنی کے ساتھ دوڑنا** جنگ قادیان جو کہ بڑی اہمیت رکھنے والی جنگ تھی۔ حضرت

عمرہ کی توجہ ہر وقت اس کی طرف لگی رہتی کہ کیا خبر آتی ہے۔ چنانچہ آپ ہر روز مدینہ سے باہر جا کر قاصد کا انتظام فرمایا کرتے۔ ایک دن قاصد آتا دکھائی دیا۔ آپ نے حالات دریافت کرنے شروع کئے۔ اس نے اونٹنی پر سے ہی جواب دینا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اونٹنی دوڑائے مدینہ کی طرف جا رہا تھا اور شہنشاہ اسلام ساتھ ساتھ بھاگتے آرہے تھے۔ اور حالات سن رہے تھے۔ جب مدینہ کے دروازے میں پہنچے تو چاروں طرف سے اسلام علیکم یا امیر المومنین کی آواز آئی۔ یہ حالت دیکھ کر قاصد سخت ڈرا۔ اور اس سو راہی اور غلطی کی معافی مانگی۔

قاصد پہلی دفعہ ہی مدینہ آیا تھا۔ اور امیر المومنین کی سادگی کے سبب متعجب نہ کر سکا۔

حضرت عمرہ نے فرمایا۔ یہ کوئی برائی کی بات نہیں جو کام میں نے کرنا تھا، کر لیا۔ اس نمائشی ادب و تعلیم کو میں خود ہی سنانا چاہتا ہوں۔

اس کے مقابل خلیفہ صاحب کا یہ حال ہے کہ اگر قادیان

مقصود تھا۔

چنانچہ آپ نے اس ہیئت کذائی سے روانہ ہوئے۔ کہ آپ کے محلے میں تیرہ پیوند کا کڑہ اس میں سے بھی ایک پیوند چڑے گا۔ مگر میں آزار مند۔ سر پر کنڈوپ یا محولی عمامہ۔ ایک اونٹ۔ ایک خدمتگار۔ کچھ سوکھی روٹیوں کے ٹکڑے۔ کچھ سٹو۔ کچھ چھارے۔ اور پانی کے لئے ایک مشکیزہ دس۔ کچھ فاصلہ خود سوار ہوتے اور خادم نکیل پکڑ کر چلتا۔ کچھ فاصلہ خادم کو سوار کرتے اور خود نکیل پکڑ کر چلتے۔ جب شہر میں داخل ہونے کے قریب پہنچے تو شہنشاہ اسلام کی نکیل پکڑ کر چلتے اور خادم کے سوار ہونے کی بارگاہی آگئی۔ اور امیر المومنین نکیل پکڑ کر شہر کو فتح کرنے جا رہے تھے۔

سادگی کا یہ عالم دیکھ کر شہر والوں نے بغیر کسی ہنگ و میل کے شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بالمقابل فضل عمر کو دیکھئے کہ:-

یہاں نہ کوئی حکومت ہے و سلطنت، غریب جماعت کے چندوں پر گذر اوقات ہے۔ پھر بھی جب انہیں سید عطاء اللہ بخاری کے مقدم میں بطور گواہ طلب کیا گیا، تو یہ اپنی شان و شوکت ظاہر کرنے کے لئے غریب و بیکس جماعت کے تبلیغ اسلام کے نام پر بھیجے ہوئے چندوں کے روپے سے سپیل گاڑیاں چلاتا ہے اور لوگوں کو کھینچتا ان کو ساتھ لے جاتا ہے۔ تا ان کا رعب داب قائم ہو۔ حضرت عمرؓ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن کر اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر جاتے ہیں اور فاتح ہو کر واپس آتے ہیں۔ لیکن مدعی فضل عمر بڑی شان و شوکت سے سپیل گاڑیاں چلاتا ہے نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔

مقدم بخاری کے خلاف فیصلہ مدعی فضل عمر کے خلاف خلاف ہوتا ہے۔ پھر دعوائے فضل عمر ہونے کا کیا جاتا ہے۔

## حضرت عمرؓ کا جاسوس مقرر کرنا

حضرت امیر المومنینؓ ہر وقت دیکھ بھال میں لگے رہتے۔ کہ کوئی افسر، حاکم یا عہدیدار اپنے ماتحت مسلمانوں یا ذمیوں پر ظلم و جبر نہ کرے چنانچہ اس کام کی نگرانی کے لئے آپ نے جلیل القدر صحابہؓ میں سے بعض بطور جاسوس مقرر کئے ہوئے تھے۔ تا اگر کوئی افسر یا دتی کرے۔ تو وہ خلیفہ وقت کو اطلاع دیں۔ اس کے بالمقابل اس جگہ جاسوسی کا محکمہ اس لئے قائم ہے۔ تا کوئی مظلوم احمدی خلیفہ صاحب یا ان کے ناظرین کے خلاف آواز نہ اٹھائے۔ اگر کسی ایسے مظلوم احمدی کا پتہ لگ جائے تو جاسوس جو کہ معمولی معمولی قاتل کے آدمی ہیں۔ اپنی کارگزاری دکھلانے اور خلیفہ کو خوش کرنے کے لئے اس کے خلاف جھوٹ بچ حوا جمع کر کے اس کی رپورٹ بارگاہ خلافت میں کر دیتے ہیں۔ جہاں اس مظلوم کی شکایات وغیرہ کے متعلق کوئی تحقیقات کئے بغیر ہی اسے منافق و مرتد، دشمن سلسلہ وغیرہ قرار دیکر بالیکاٹ و مقاطعہ کر دیا جاتا ہے۔ تا لوگ اصل معاملہ سے بے خبر ہیں۔

حضرت عمرؓ اگر جاسوس اس لئے مقرر کرتے تھے کہ کوئی افسر یا دتی نہ کرے۔ تو یہاں جاسوس اس لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ تا کوئی مظلوم اپنی مظلومیت پیش نہ کر سکے۔ پھر دعوائے فضل عمر ہونے کا۔

حضرت عمرؓ ہر وقت لوگوں کی دیکھ بھال میں رہتے کہ کسی کو کوئی تحلیف یا شکایت تو نہیں۔

چنانچہ آپ نے گورنروں کے لئے یہ قواعد بنائے تھے۔ کہ کوئی گورنر اپنے مکان کے آگے ٹیڑھی نہ بنائے نہ دربان بٹھائے وغیرہ۔

ہے۔ پھر اگر کسی کا تنازع ان کے پاس بغرض تصفیہ جلا جائے تو اس پر سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ مدعی فضل عمر کو فیصلہ کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اسی پر بس نہیں۔ ان کے ناظر امور عامہ کے دروازہ پر بورڈ آؤینز ہیں۔

”بغیر اجازت اند آنا منع ہے“

اگر کوئی مظلوم احمدی ان کے ناظرین کے مطالب کی طرف توجہ دلائے۔ تو اس کی کوئی داد ہی نہیں کی جاتی۔ چنانچہ عبداللہ عبدالغنی پیراں دہ صاحبان دجا بھی تک خلیفہ صاحب کی بیعت میں داخل ہیں) نے اپنی دکان وغیرہ کا سامان زوخت کر کے بڑی سخت سے آٹا کی مشین قادیان میں لگوائی۔ ابھی چند دن بھی گڈنے نہ پائے تھے۔ کہ ناظر امور عامہ کی طرف سے نوٹس جاتا ہے۔ کہ تم نے مشین ہماری اجازت کے بغیر لگائی ہے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی اس کے چلانے کی اجازت نہیں۔ ان بچاڑوں نے بہت داد لیا کیا۔ کہ ہم غریب احمدی ہیں۔ بڑی مشکل سے اپنا گذر اوقات کرنے کے لئے مشین لگوائی ہے۔ آپ کا کوئی قانون ایسا نہیں کہ ہم آپ سے اجازت لیتے۔ اب ہم مشین لگا چکے ہیں۔ ہم پر رحم کیا جائے۔ آئندہ آپ سے اجازت لے لیا کریں گے۔ لیکن دفتر والے ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ بلکہ جب یہ بے چارے دفتر میں جا کر منت سماجت کرتے ہیں تو دفتر والے ان کو ٹانٹ ڈپٹ کر کال دیتے ہیں۔ چنانچہ اس حکم امتناعی کو چھ سات ماہ گزر گئے۔ پھر بھی دفتر والوں نے اجازت دی تھی نہ دی۔ بالآخر میاں عبداللہ صاحب ادھر ادھر سے کرایہ کا انتظام کر کے فضل عمر کی خدمت میں پالم پور پہنچے۔ (کیونکہ خلیفہ صاحب سیر و تفریح کے لئے پہاڑ پر گئے ہوئے تھے) اور وہاں پہنچ کر اپنی بے بسی اور ناظر

اور حج کے موقع پر عام اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو اپنے حاکم کے خلاف کوئی شکایت ہو، تو بیان کرے۔ پھر اسی وقت بعد تحقیقات شکایات کا ازالہ بھی فرماتے۔ چنانچہ ایک شخص نے شکایت کی کہ اس کے علاقہ کے حاکم نے اسے ناحق کوڑے مارے ہیں۔ امیر المومنین رحمہ نے بعد تحقیقات شکایت کو درست پاکر عامل کو کوڑے لگوائے۔ انصاف کے معاملہ میں امیر المومنین رحمہ کسی پوزیشن یا مصلحت کی ہرگز پروا نہ کرتے۔ ایک مقدمہ کے دوران میں فرمائے گئے۔ کہ اسلام نے کسی کو ذلیل و امیر نہیں سمجھا۔ بلکہ غریب سے غریب اور خلیفہ وقت تک یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ خطبہ جمعہ پڑھ رہے تھے کہ ایک حربی نے آکر شکایت کی کہ آپ کا عامل دہری دفعہ محصول مانگتا ہے۔ آپ نے اسی وقت جواب فرمایا کہ کوئی شخص دوبارہ محصول نہیں لے سکتا۔ حربی اس کے بعد بھی کئی روز مدینہ میں رہا۔ کہ شاید کسی دن دربار لگے۔ اور میری شکایت کی شنوائی ہو۔ چند روز کے بعد وہ امیر المومنین رحمہ سے بازار میں ملا۔ آپ رحمہ نے فرمایا کہ تم یہاں اب تک کیوں پھیرے ہوئے ہو؟ میں نے تو اسی دن تحقیقات کا حکم بھیج دیا تھا چنانچہ حربی کے گھر پہنچنے سے قبل ہی حکم خلافت دہاں کے حاکم کو پہنچ چکا تھا۔ اس کے بالمقابل خلیفہ صاحب کا یہ حال ہے کہ یہاں نہ کوئی حکومت ہے نہ سلطنت بلکہ تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے ہوئے چندوں پر گذر اوقات ہے۔ پھر بھی کوئی سخت سے سخت مصیبت زدہ انسان فوری طور پر خلیفہ صاحب تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان کے اپنے مکان پر پیرہ داروں کے علاوہ پرائیویٹ سیکرٹری اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کا عملہ ہے۔ جس کی وساطت سے بغیر فضل عمر کی بارگاہ تک رسائی ناممکن

نہیں کہ یہ لوگ ان الفاظ کے استعمال کرنے میں حق بجانب تھے یا نہیں۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں یا نہیں۔ گمران کی عزت کو مد نظر رکھتے ہوئے نصف جرمانہ معاف کر دیا۔ بالآخر انہوں نے خلیفہ صاحب کے پاس اپیل کی اس وقت تنگ آکر یہ مشین فروخت کر چکے تھے جنہوں نے فیصلہ کیا کہ میں ان کی عزت کو مد نظر رکھتے ہوئے جرمانہ معاف کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ یہ لوگ مسجد میں معافی مانگیں کہ آئندہ اس قسم کی حرکات نہیں کریں گے۔ ان حالات میں انہیں فضل عمر قرار دینا پرے درجے کی بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ (باقی آئندہ)

### بقیہ مراسلات از مدنا

موقر الذکر بات سخت خطرناک ہے۔ ہمارے ہاں ایک مالدار بڑھیا تھی جب کبھی وہ اپنے نوکر سے ملتی تھی تو تہہ بدم کے طور پر کہتی "فردار مان جاؤ، ورنہ میں تیری دڑھی نوچ لوں گی اور تو میرا چنڈا اور رسوا ساری مال کی بستی ہو جائے گی"۔ لیجئے حضرت اب آپ خود انصاف فرمائیں کہ کوئی مسلمانوں کی رہنمائی کرے تو کس برتے پر۔ اگر طلبہ میں شامل ہو تو کرایہ جیب سے نکالے دن رات قوم کے لئے جوتیاں گھسائے اور زندہ رہے۔ ہوا کھا کر۔ اشتہار میں نام چھاپ کر پھینک دیں بغیر پوچھے گچھے۔ اور نہ پہنچو تو جواب جاتے ہیں جہنم میں۔

حضرت داعی نے چونکہ سن رکھا ہوگا کہ امیر حزب الانصار ہر وقت مسلمانوں کو فرقہ مرئیہ اور شیعہ سے بچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لہذا یہی دہلی دینی چاہیے۔ کہ میں خدا سے دُور ہو جاؤں گا اسلام سے توبہ کر لوں گا۔ گویا آجکل لوگوں کا مسلمان رہنا بھی اپنے علماء اور رہنماؤں پر احسان ہے۔ ع ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے خدا مسلمانوں کو عقل دے۔

اور عامہ اور اس کے عملہ کی بے جا سختیوں اور مظالم کی داستان سنائی۔ فضل عمر نے فرمایا۔ جو دفتر مشین بند کر سکتا ہے۔ وہی کھول بھی سکتا ہے۔ اس لئے وہیں جا کر درخواست کرو۔ بالآخر یہ غریب دلوں سے بھی کام دنا مراد بعد حسرت و یاس واپس آیا۔ بعض لوگوں کے دریافت کرنے پر کہ کیا فیصلہ ہوا؟ انہوں نے کہا کہ یہاں غریب کی کوئی نہیں سنتا۔ اندھی لکری ہے داد راجہ والا معاملہ ہے۔ کسی جاسوس نے یہ اطلاع دفتر والوں کو دیدی جنہوں نے توہین نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عنوان سے محکمہ قصاص میں ان بے چارے مظلوموں کے خلاف دعوے دائر کر دیا۔ محکمہ قصاص میں مرزا عبدالحق وکیل کو قاضی مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے محض یہ تحقیق کر کے کہ انہوں نے یہ الفاظ اپنے دل سے کبھی نہ کیوں نکالے ہیں۔ مبلغ سٹ روپے جرمانہ کی سزا دی۔ پھر دو قاضیوں کے پاس اپیل کی گئی۔ انہوں نے بھی یہی کہا، کہ ہمارا فرض یہ دیکھنا

# شمس السلام

کی اشاعت بڑھانا ہر  
دیندار مسلمان کا فرض  
اولین ہے۔ (میلنجر)



مسلم

## حکومت کشمیر کی "ہندی نوازی" کے خلاف

## مسلمانان سرینگر کارپوریشن

ہمدانیہ بینک منیر ایسوسی ایشن سرینگر کا ایک خصوصی اجلاس دفتر ہمدانیہ بینک منیر ایسوسی ایشن واقع رشتہ کدل سرینگر مورخہ ۲ نومبر منعقد ہوا جس میں تمام ممبر صاحبان نے شمولیت فرمائی۔ اجلاس ٹھیک ۵ بجے شام زیر صدارت پیر زادہ محمد شفیع شروع ہو کر ۸ بجے رات کو اختتام پذیر ہوا۔ علاوہ دیگر امور کے مندرجہ ذیل ریزولوشن باتفاق پاس ہوئے اور قرار پایا کہ اس کی ایک ایک کاپی لوکل اور بیرونی اخبارات میں بڑی اشاعت بھیج دی جائے۔

آل ہمدانیہ بینک منیر ایسوسی ایشن سرینگر کا یہ خصوصی اجلاس حکومت کشمیر کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرتی ہے کہ ریاست میں آج تک مدت مدید سے اردو زبان فارسی رسم الخط کے ساتھ جاری ہے۔ اور اس وقت ریاست کا ہر ایک طالب علم بلا لحاظ مذہب و ملت اردو زبان اور فارسی رسم الخط کو جانتے ہیں۔ اور ریاست کے جملہ تجارتی روفا ترا اور اخبارات بھی یہی زبان ہی رسم الخط کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ ریاست کے غیر مسلم اصحاب کا تعلیم یافتہ حضرات میں سے بھی ہندی رسم الخط جاننے والوں کی تعداد کسی صورت میں ایک فی صدی بھی نہ ہوگی۔

اس رسم الخط یعنی ہندی میں موجودہ اردو کے کمل الفاظ کا ادا ہونا قدرتی لحاظ سے نہایت مشکل ہے اور ہندی رسم الخط میں فارسی جیسی قدرتی صلاحیت مفقود ہے۔ علاوہ ازیں ریاست کے تعلیم یافتہ اصحاب کو دو حصوں میں یعنی ہندی رسم الخط اور فارسی رسم الخط جاننے والوں میں تقسیم کرنا جہاں بہت مشکلات کا باعث ہوگا۔ وہاں ساتھ ہی سیاسی طور پر بھی مضرت ثابت

ہوگا۔ ساتھ ہی یہ رسم الخط اردو زبان ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں ایک جیتی جاگتی رکاوٹ ہوگی۔ مندرجہ بالا رکاوٹ کے پیش نظر ایسوسی ایشن ہذا کا یہ اجلاس حکومت جموں و کشمیر کی خدمت میں پُر زور نکتہ دہانہ التجا کرتا ہے کہ وہ مشکلات بالا کے پیش نظر اپنے فیصلہ دہندی اور فارسی رسم الخط دونوں کو مساوی اہمیت دینے پر نظر ثانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں اس حکم کو منسوخ العمل کر کے ریاست کے جملہ اشخاص کی عزت اور مسلمانان کشمیر کی خصوصاً بے چینی دُور کر کے ایسوسی ایشن ہذا کے اراکین کو شکریہ کا موقع بخشنے۔ (سیکرٹری بینک منیر ہمدانیہ ایسوسی ایشن سرینگر کشمیر)

## دائرہ روشنی

آہستہ مرحومہ کی حالت میں جو انقلاب عظیم ہم دیکھ رہے ہیں وہ چنداں محتاج تعارف نہیں ہماری پس ماندگی کی سب سے بڑی وجہ فقدان تبلیغ ہے۔ ہر مذہب کی ترقی کا راز اس کی تبلیغ میں مضمر ہوتا ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب تک ہم نے مذہب کو تبلیغی پہلو سے مناسب اہمیت دی۔ اس وقت تک ہم دنیا میں ہر طرح سے سرفراز اور عزت و ممتاز رہے۔ ہماری اس پس ماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہماری عیش پسندی نے ہمیں تبلیغ مذہب کے خار میں الجھنے سے باز رکھا اور آہستہ آہستہ ہم امتداد زمانہ کے ساتھ یہ بھی بھول گئے کہ تبلیغ کے معنی کیا ہیں اور کس طرح کی جاتی ہے۔

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ دنیائے اسلام میں یہ انقلاب عظیم سب سے زیادہ ان لوگوں کا برپا کیا ہوا ہے جو اسلام کے لباس میں آراستین ثابت ہو رہے ہیں ان میں سے زیادہ خطرناک شیعہ ہیں جنہوں نے اسلام اور بزرگان اسلام کی ہتک و تحقیر کرنا اور ان کو بدنام کرنا اپنا مذہبی اور دینی فرض سمجھ رکھا ہے۔ ان کی انجینیں قائم ہیں ان میں ایسے لٹریچر کی نشر و شاعت کی جاتی ہے جس سے

## ”مجھ کو میرے دوستوں سے بچاؤ“ دوستی انکی دشمنی انکی بڑھ چکے دونوں کا اعتبار نہیں

(از مولانا محمد حسین صاحب شوق پہلا نوی مدرس مدرسہ عربیہ مجیدہ)  
دنیا میں یوں تو بہت سی ممتاز ہستیاں ایسی ہیں جنکی ڈاک ضرورت سے زیادہ دلچسپ ہوتی ہے۔ لیکن انہیں زیادہ قابل ذکر اور مشہور حضرات مندرجہ ذیل گئے جاسکتے ہیں۔ (۱) کسی اخبار یا رسالہ کا ایڈیٹر۔ (۲) کسی خاص فرقہ یا قوم کا لیڈر (۳) مشہور شاعر اور (۴) حسین ترین ایکٹرس یا ایکٹر۔ راقم کو صرف نمبر دو قسم کے کہ فرما حضرت امیر حزب الانصار صاحب کی ڈاک دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور جو لطف ایک خط پڑھ کر راقم کو محال ہوا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ باقی اجاب بھی اس تفریح سے محروم نہ رہیں۔ ایک صاحب جلسہ میں شمولیت کا دعوت نامہ تحریر فرماتے ہیں بلا غلط ہو۔

”ایک جلسہ اسلامی فلاں مقام پر تیار ہو گیا ہے اور جلسہ کا مذہب بہت دیر دست ہے۔ تو اس واسطے آجینا جو دعوت اسلام دی جاتی ہے (یہ بھی ایک ہی کہی) کہ امید ہے کہ جناب اس دعوت کو منظور فرماؤ گے۔ کچھ فلاں مقام کی بابت (بابت) کوشش ہوتی۔ مگر بندہ نے کوئی نہ مانی۔ تو آپ کی خدمت میں دعوت اسلام دی جاتی ہے (یہ ٹیپ کا بندھے شاید شوق) تین چار دن تک اشتیاد آویں گے۔ جناب کا نام ہوگا۔ جب کہ جناب نے دعوت منظور فرماؤ تو بندہ بھی شیعہ یا مرزائی ہو کر سب عمر آپ کے ساتھ مقابلہ کرے گا۔ جو دنیا کو معلوم ہوگا فقط میں خط پڑھ کر گشت زعفران بن گیا۔ عرض کیا حضرت یوں تو ہر ایک فقط ”کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا این جاست“ لیکن دو باتیں بالکل خطرے کا لازم ہیں۔ اولاً دعوت اسلام۔ اور ثانیاً مقابلہ کا چیلنج اور وہ بھی اس قدر سخت کہ یہ مقابلہ تمام دنیا میں رسوا ہو جائے۔ الہی توبہ اللہ کرے زور قلم اور زبان

اسلام کی اصلی شکل منہ ہو جائے۔ علاوہ اس کے ہر گز اور ہر قسمیہ ہر شہر میں پھر کر ناواقف لوگوں کو غلط تصنعی اور موصوعی روایات سنگر اسلام اور پیشوایان اسلام سے نفرت دلار ہے ہیں۔ ان پر کفر و تکفیر کے فتوے چپاں کئے جاتے ہیں۔ درس و تدریس کے ذریعہ زیر تعلیم طلباء کو حقیقی اسلام کے خلاف تعلیم دی جاتی ہے۔ فرض کیا کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں سر اور دھڑ کی بازی لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کی سرگرم کاوشیں اور ان تھک کوششیں صرف مخالفت اسلام کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔

ایسے حالات کے ماتحت اور مسلمانوں کی مذہب کی طرف سے تا سبب خیر غفلت کو محسوس کرتے ہوئے ضرورت اس کی مقتضی ہوئی کہ ایک مکمل اور محسوس پروگرام کے ماتحت اس کا فوری انسداد کیا جائے۔ اس لئے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دائرہ رد شیعہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

یہ اردافہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں کسی قوم یا مذہب کی ترقی کے وسائل بغیر شاعت کتب یا اجرائے اخبار یا رسالہ کے پائے تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اس کے لئے اخراجات کثیر کی ضرورت ہے۔ چنانچہ دائرہ اپنے مقاصد کے مد نظر اس وقت تک گیارہ کتابوں کے مسودات طیار کر چکا ہے مگر محسوس کہ اخراجات کی کمی کے باعث انہیں طبع نہیں کر سکا اپنی افکار کے مد نظر ہماری تمام میڈیا آپ کے دہن اسلام پرور سے وابستہ ہیں۔ اگر آپ اپنے ماضی پر نظر فرمائیں۔ تو سلف صاحبین کے شاہکار آپ کو خود بخود مستقیل کی تعمیر پر مجبور کرینگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ دائرہ کے خالص اور اسلامی مقاصد کی تکمیل میں کہاں تک مذہبی خدمت بجالائیں گے۔ آپ کی معمولی سی توجہ سے دائرہ بہت جلدی سرگرم کار ہو سکتا ہے۔ آپ کے ذمہ ہی خدمت اسلام ہے۔ امید ہے کہ آپ ہماری اسی مرصداشت کو بہت جلدی قبول فرما کر اپنے عندیہ سے بولیں اطلاع بخشیں گے۔ (خادم اسلام) خانزادہ مصمم کھل محمد دائرہ رد شیعہ ۵۵۰ تک غلط لائن پور

# کیفیت کا کردگی تفصیل مدخل

## جلس مرکز یہ حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

آغاز ۱۹۷۳ء میں بمقام بھیرہ چند مخلص کارکنوں کے اجتماع میں اس جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ عقائد حقہ کی ترویج و اشاعت اور اعداء مذہب کی منظم جدوجہد کے مقابلہ کے لئے لائحہ عمل مرتب ہوا۔

اغراض و مقاصد: (۱) اندونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ، تبلیغ و اشاعت اسلام، (۲) احیاء اشاعت علوم دینیہ (۳) اصلاح رسوم و اتباع شریعت اسلامیہ، (۴) صحیح اسلامی اصولوں کے تحت مسلم جوانوں کی عسکری تنظیم۔

طریقہ کار: (۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تدیس کے لئے ایسے دارالعلوم کا اجراء جس میں طلباء دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم، مبلغ اور منظر بن سکیں اور عوام کی ہدایت و تقویت دین کا باعث بنیں (۲) ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں جملہ علوم و فنون و دیگر مذاہب باطلہ کی کتب جمع کی جائیں جن کے مطالعہ سے مدرسین و مبتدیین اور طلباء کی نظر فرار و خیالات عالی ہوں اور عام شایعین ان کے مطالعہ سے مستفیض ہو سکیں (۳) مبتدیین و کارکنان کی ایسی جماعت کا قیام جو بذریعہ وعظ و تقریر عامہ مسلمین خصوصاً دیہاتوں کو تبلیغ احکام الہی کریں جن سے ان کے اخلاق و معاشرت کسب معاش رسوم و معاملات شریعت کے مطابق ہو سکیں (۴) اغراض مذکور بالا کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ کا اجراء (۵) "فوج محمدی" یعنی انصارِ پیہوں کی عسکری تنظیم۔

تبلیغی کارنامہ: گیارہ سال کے عرصہ میں مبتدیین و کارکنوں نے لاکھوں انسانوں کو پیغام حق سے روشناس کیا تقریباً اتنی ہزار کی تعداد تبلیغی لشکر کی تبلیغی کارنامہ نگار دس عظیم الشان تبلیغی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ دیہاتی مرکزوں میں حزب الانصار کے زیر اہتمام کم از کم ساڑھے چھ سو چلے نصف تقسیم کیا گیا دس عظیم الشان تبلیغی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ہزار ہا مذہبین نے راہ حق قبول کیا اور کئی سو اشخاص دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے منعقد ہوئے مخالفین کیساتھ انیس کامیاب مناظرے ہوئے۔ ہزار ہا میل تبلیغی سفر کیا۔ ماہ نامہ "شمس الاسلام" کی شاندار اسلامی خدمات اظہار میں شمس ہیں۔

تعلیم الاسلام: دارالعلوم عربیہ اپنی شاخوں کے ساتھ قائم کیا گیا۔ صد طالبان علوم دینی اس چتر سے اب تک فیضیاب ہو چکے ہیں۔ امیر حزب الانصار کی مساعی جیل سے کئی مقامات پر بھی مدارس عربیہ قائم ہوئے کہ روڑ پکا اور وارہٹن کے مدارس بھی حزب الانصار کی سرپرستی میں جاری ہیں۔

یتیم خانہ: یتیم و نادار اور مفلس بچوں کی پرورش کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔

مرمت و تعمیر: جامع مسجد بھیرہ کی عمارت جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۶۹ء کے سیلابات سے مخدوش ہو چکی تھی اس کی مرمت پر سرپرستی مولانا ظہور احمد صاحب امیر حزب الانصار و مولوی سجدہ زکیر ہزار ہا روپیہ صرف ہوا۔ دارالعلوم کے طلباء کے لئے کئی ہزار روپیہ کے صرف سے دارالاقامہ تیار کروایا گیا۔ (۶) فوج محمدی کا قیام۔

ہر شقی و حقی مسلمان کا فرض ہے کہ اس اسلامی ادارہ کی ہر قسم کی امداد اپنا فرض سمجھے۔ مداخلت و مداخلت کی فہرست ۱۹۷۳ء تک شائع ہو چکی ہے۔ آج کی اشاعت میں یکم جولائی ۱۹۷۳ء سے ۹ نومبر ۱۹۷۳ء تک کے مداخلت کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس فہرست کی قسم کی فروگزاشت موجود ہو۔ لہذا جملہ معاندین ہمیں اپنے بہترین مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے امیر حزب الانصار کو مطلع فرمائیں۔

نیا دھندل: غلام حسین، ناظم دفتر مجلس مرکز یہ حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)



عمر	جناب محمد صاحب	عمر	جناب محمد حیات صاحب	عمر	جناب ملک عبدالرحمن صاحب
عمر	جناب اسلام صاحب	عمر	جناب لالا صاحب	عمر	جناب حاجی ملک غلام محمد صاحب
عمر	جناب میان روشن الدین صاحب	عمر	جناب نور محمد صاحب	عمر	جناب مسماة زینب بی بی صاحبہ
عمر	جناب صالح محمد صاحب	عمر	جناب شیر صاحب حکیم اللہ یار صاحب وغیرہ	عمر	جناب سید ولایت شاہ صاحب
عمر	جناب ملک صاحب	عمر	جناب محمد شفیع صاحب	عمر	جناب مہر عمر حیات صاحب
عمر	جناب شاہ محمد صاحب	عمر	جناب حاجی علی محمد صاحب	عمر	جناب شیخ محمد الدین صاحب
عمر	جناب عبدالرحمن صاحب	عمر	جناب میان عطا محمد صاحب	عمر	جناب مستری اللہ دین صاحب
عمر	جناب میان کرم الدین صاحب	عمر	جناب مولوی سراج الدین صاحب	عمر	جناب میان محمد رمضان صاحب
عمر	جناب محمد حیات صاحب	عمر	جناب نذیر محمد صاحب	عمر	جناب حاجی سردار محمد امیر خان صاحب
عمر	جناب غلام محمد صاحب وغیرہ	عمر	جناب احمد یار صاحب	عمر	جناب حاجی محمد بخش صاحب
عمر	جناب صدرا صاحب	عمر	جناب میان عطا محمد صاحب	عمر	مسلمانان موضع سندا
عمر	جناب شیر محمد صاحب وغیرہ	عمر	جناب غوثی محمد صاحب	عمر	جناب دلدار صاحب
عمر	جناب شیخ محمد صاحب	عمر	جناب مولانا بخش صاحب	عمر	جناب غلام قادر صاحب
عمر	جناب بدیع الدین صاحب	عمر	جناب منشی محمد حسین صاحب	عمر	جناب محمد اسماعیل صاحب
عمر	جناب بابا صاحب پسترا	عمر	جناب چوہدری لالا صاحب	عمر	مینران ۳-۸-۲۶۳
عمر	جناب غلام احمد صاحب	عمر	جناب غلام رسول صاحب	عمر	فہرست عتیقا موصوٰفہ بذریعہ مولوی
عمر	جناب انک صاحب	عمر	جناب کرم علی صاحب	عمر	عبد الرحمن صاحب سابق مبلغ حزب الانصار
عمر	جناب شیر محمد صاحب	عمر	جناب حاجی محمد الدین صاحب وغیرہ	عمر	بذریعہ میان غلام محی الدین صاحب
عمر	جناب زبان صاحب	عمر	جناب میان فضل کریم صاحب	عمر	انجن ہمدرد اسلام
عمر	جناب محمد بخش صاحب وغیرہ	عمر	جناب منشی برکت علی صاحب	عمر	جناب میان محمد رفیق صاحب
عمر	جناب غلام حسین صاحب	عمر	جناب مولانا بخش صاحب وغیرہ	عمر	جناب بابو غلام محی الدین صاحب
عمر	جناب میان قائم صاحب وغیرہ	عمر	جناب مستری عمر الدین صاحب	عمر	انجن اسلامیہ کوٹ عیسے شاہ
عمر	جناب بلال صاحب وغیرہ	عمر	جناب مستری غلام رسول صاحب	عمر	مینران ۰-۸-۳۹
عمر	جناب غلام حسین صاحب وغیرہ	عمر	جناب محمد صاحب وغیرہ	عمر	فہرست عتیقا موصوٰفہ بذریعہ حضرت
عمر	جناب صالح محمد صاحب	عمر	جناب محمد صاحب و جناب صالح محمد صاحب	عمر	امیر صاحب حزب الانصار
عمر	جناب حسین صاحب وغیرہ	عمر	جناب حاجی منیر احمد صاحب	عمر	بذریعہ میان مولانا محمد حفیظ صاحب
عمر	جناب سندا صاحب	عمر	جناب ملک صاحب	عمر	حضرت مولانا خلیفہ احمد صاحب بکوی
عمر	جناب تاج محمد صاحب وغیرہ	عمر	جناب حاجی محمد زمان صاحب	عمر	
عمر	جناب غلام محمد صاحب وغیرہ	عمر	جناب حاجی نور الحق صاحب	عمر	

جناب حضرت مولانا محمد عقیف صاحب	مسلمانان علاء الدین بزرگوار	جناب بابو کریم بخش صاحب
جناب مولوی عزیز علی صاحب	حاجی نور محمد صاحب (اناسٹو پیپر)	جناب مفتی صاحب
بزرگوار حضرت امیر صاحب	جناب میاں قطب الدین صاحب ملکوال	جناب ایم عبدالرحمن صاحب
جناب بیکری انجمن خدام الصوفیہ	جناب خواجہ غلام دستگیر صاحب کراچی	سیالکوٹ
محجرات	جناب حکیم فضل حق صاحب ملکوال	جناب نواب الدین صاحب شوروٹ
معرفت جناب حافظ فضل الدین صاحب	جناب حافظ محمد افضل صاحب میانی	دی نیشنل فیکٹری کلکتہ
جناب ملک محمد تقی صاحب	جناب منشی غلام محمد صاحب سلطانوالہ	دی فرنیچر اینڈ کپنی کلکتہ
جناب اختر حسین صاحب	بزرگوار جناب مہمند صاحب فتح آباد	میسرز منورہ برادرز کلکتہ
معرفت جناب اختر حسین صاحب	جناب منشی برکت علی صاحب سرگودھا	جناب محمد صاحب
معرفت جناب حاجی جان محمد صاحب	جناب خادم حسین صاحب بھیلوال	جناب اسلم محمد الدین نور الہی صاحب
بزرگوار حضرت امیر صاحب	جناب بیلا صاحب	کلکتہ
بزرگوار حضرت مولانا ظہور احمد صاحب لکھنؤ	عالیجناب میجر ملک خان محمد صاحب	جناب فیض محمد خاں صاحب شملہ
میزان ۶-۱۲-۹۰	لاہور چھاؤنی	جناب غلام محی الدین صاحب
فہرست عظیم موصولہ در دفتر	جناب سید لال شاہ صاحب احمد آباد	(گڑھ شنکر)
دستی یا بذریعہ منی آرڈر	جناب مولوی شیخ فضل الہی صاحب	جناب غلام حسن صاحب ڈچکوٹ
جناب ملک محمد زید خاں صاحب فتح آباد	گوجرانوالہ	جناب غلام رسول صاحب ریاسی
جناب ملک خواجہ عمر صاحب ڈنگ	جناب فضل الہی صاحب بھٹی رائی پٹی	جناب غلام محمد صاحب بٹ
جناب حضرت صاحبزادہ محمد غفر الدین	بزرگوار جناب منشی غلام حسین صاحب	بندوبست صدقہ و قحہ بروز جمعہ
صاحب بیرل	عالی جناب نواب محمد حیات صاحب	چندہ بروز جمعہ الوداع
میسرے ابی۔ حاجی محمد سعید خاں	قریشی۔ لاہور	چندہ بروز عید الفطر
صاحبان۔ دہلی	جناب اسلم حاضر بخش محمد صاحب کانپور	جناب مولانا حاجی افتخار احمد صاحب
مسلمانان گنگوال	جناب فضل عظیم صاحب سندھ	بگوی۔۔۔۔۔
جناب سید ہادی شاہ خٹکرا	جناب بابو غلام مصطفیٰ صاحب سر داپور	.. ..
جناب مراد صاحب	جناب غلام محی الدین صاحب	.. ..
جناب جمعدار قادر بخش صاحب بھال	بزرگوار جناب مولوی نور الدین صاحب	.. ..
جناب میاں ولی بہادر بشیر احمد صاحب	(توجہ)	.. ..
جائیداد	جناب غلام علی صاحب	.. ..
	جناب خواجہ محمد عمر صاحب خانپور	.. ..
	جناب میاں احمد الدین صاحب جھنگ	.. ..

# فہرست وصولی چندہ ارکان شہر بھیرہ

نام	وصولی حساب سابقہ	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	میزان
مسلمانان دروازہ چکوالہ بھیرہ	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب مہرا اللہ دین صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب خواجہ فضل کریم صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ جان محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب سلطان احمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی محمد الدین صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب شیخ محمد اکبر صاحب پشتر سینئر سب جج	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی فضل کریم صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب غلام محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب مولوی محمد ازہر صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب منشی محمد الدین صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب محمد صدیق صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی دوست محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب میاں محمد امین و محمد صدیق صاحبان	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب میاں محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
اراکین حزب الانصار بہد ایک آنہ فنڈ	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی غلام حسن صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب غلام محی الدین صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ دوست محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ فضل البنی صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب بیگل کرم البنی صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب غلام قادر صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب اللہ دوست صاحب بلبار	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب میاں امام بخش صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی مٹری محمد شفیع صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب خواجہ حافظ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب بابو غلام رسول صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب منشی منظور اکھی صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب مٹری محمد صاحب	۸	۸	۸	۸	۸	۸
میزان	۸	۸	۸	۸	۸	۸
از یک ۱ تا ۹ کل میزان داخل	۸	۸	۸	۸	۸	۸

موردہ ۹ نومبر ۱۹۴۰ء  
غلام حسین بقلم خود ناظم دفتر

## تبلیغی کتابیں

## کشف تکبیس

مفت مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب

دیوبند - یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ

نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہائی ذہانوں کی نگراہی کا باعث بن چکا ہے۔ شیعوہ روسا کی طرف سے سنیوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔

شیعوں کی اس طلبت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مہذب پرچار میں تبلیغ بذراست کتاب میں موجود ہے۔ شیعوں کے تمام مطالب و اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴۰۰ حصہ دوم ۶۰۰ حصہ سوم ۴۰۰ مکمل طلب کرنے پر ۱۲۰۰ محصول ڈاک علاوہ

المشرقی علی المشرقی | طبع اقل تعداد صفحات ۹۲ یعنی مشرقی کے عقائد اور اس کی

تخریب کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد، اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اہل قلم حضرات کے بیانات اور فتاویٰ۔ مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی اخبارات کی رائے کا قابل قدر مجموعہ۔ قیمت ۴۰۰ محصول ڈاک قیمت فی سیکڑہ پندرہ روپے۔ پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

برق آسمانی | جس میں مرزا نے قادیانی کے اپنے قلم سے اس کے سوانح و عقائد، عبادت و معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے

ہیں علاوہ ان کے نور الدین اور مرزا محمود کے سوانحیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد مسند حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے مرزائیوں کا نااطع بند کر دیا ہے۔ رعائتی قیمت ۴۰۰

جریڈہ "شمس الاسلام" کا شیعہ نمبر  
انگرفتہ بہ  
صور اسرافیل  
جو اگست ۱۹۷۱ء میں شائع ہو کر راج  
نہجین حاصل کر چکا ہے۔ اس میں بڑی  
غریبی یہ ہے کہ شیعہ صاحبان کے

حق میں گالی تو کجا نہیں سخت الفاظ بھی استعمال نہیں کئے گئے مختلف ذرائع گونا گوں حوالوں اور ان کی مستند کتابوں اور غیر مسلم مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید مختصر و جامع الفاظ میں نقشہ کھینچا گیا ہے اور جس میں مسئلہ مدح صحابہ و تبرا پر قرآن مجید، احادیث نبوی کریمؐ، اقوال ائمہ سادات صوفیائے کرام کے ارشادات کے علاوہ عقلی و نقلی براہین سے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اسلامی جہاد اور اکابر ملک کے انکار و آراء کے اقتباسات کے علاوہ سینہ صد سالہ اسلامی تاریخ میں سے تبرا بازی کے ہولناک نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ حجم ۳۲۰ صفحہ۔ قیمت ۴۰۰ محصول ڈاک۔

بشارت اسمہ احمد  
ان تصنیف لطیف مولانا حبیب شاہ  
صاحب امرت سہری مبلغ حزب لائفا

بھیرہ۔ اس کتاب میں قوی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بشارت "و مبشر ابو موسیٰ باقی من بعدی اسمہ احمد" کے اصلی اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کا مصداق مرکز نہیں ہے۔ حجم ۸۰ صفحے سائز ۱۸x۲۲ قیمت ۴۰۰ محصول ڈاک۔

تاریخہ نقشبندیہ  
مولفہ مولانا حکیم حافظ عبدالرسول  
صاحب بھروی۔ اس کتاب میں مرزا  
قادیانی کے ان اعتراضات کا مکمل جواب دیا گیا ہے جو اس  
نے صوفیائے کرام پر کئے تھے۔ قیمت چار آنے (۴۰۰)  
علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- میجر جریڈہ "شمس الاسلام" بھیرہ (پنجاب)